السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسلمان کیلیئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا رشتہ کسی کو محض لوجہ اللہ دے دے اور مہر کا تعین نہ کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح میں مال کا وجود ضروری ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَأُحِلَّ لَكُم ما وَراءَ ذ‌ٰلِكُم أَن تَبتَغوا بِأَمو‌ٰلِكُم...٢٤ ... سورة النساء

''اوران (محرمات) کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کرلو۔''

اورحدیث سہل بن سعدؓ میں ہے جس کی صحت پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا تھا جس نے اس عورت سے شادی کرنا چاہی تھی جس نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کیلیئے ہبہ کیا تھا:

(اِلتَمِس ولوكان خاتما من حديد)) (صحيح البخاري))

''مہر کیلیئے کوئی چیز تلاش کرو خواہ وہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔''

اگر کوئی شخص مہر کے بغیر شادی کرے تو عورت کیلیئے مہر مثل واجب ہوگا' یہ بھی جائز ہے کہ شادی کے لئے آدمی یہ مہر مقرر کرے کہ وہ اسے قرآن مجید کی کچھ سورتیں یا کچھ حدیثیں یا دیگر علوم نافعہ میں سے کچھ معلوم اشیاء سکھا دے گا' کیونکہ اس ہبہ کرنے والی عورت سے شادی کرنے والے کو جب کوئی مال نہ ملا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا تھا کہ ''اسے قرآن مجید کی کچھ سورتیں سکھادو''مہر عورت کا حق ہے' اگر عورت اپنے اس حق سے دستبردار ہو جائے اور وہ سلیم العقل ہو تو یہ جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَءاتُوا النِّساءَ صَدُقـٰتِهِنَّ نِحلَةً...٤ ... سورة النساء

''اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص202

محدث فتویٰ